رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — ۱۱ الف — Regd No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:۔ جمعہ — ۲ صفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ — یکم اخاء ۱۳۳۳ ہش — یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء — نمبر ۲۱۶

اسرائیل کے سپاہیوں نے اقوام متحدہ کے گشتی دستوں پر گولی چلادی

بیت المقدس ۳۰ ستمبر: آج اسرائیل کے سپاہیوں نے اقوام متحدہ کے گشتی دستوں پر گولی چلادی۔ جب اقوام متحدہ کا دستہ جنگ بندی کی سرحد پر پہنچا۔ تو اسرائیلی سپاہیوں نے رائفلوں اور مشین گنوں سے اقوام متحدہ کی سفید گاڑیوں پر گولیاں چلائیں۔

سعودی عرب کا ایک شہزادہ زخمی

پیرس ۳۰ ستمبر: سعودی عرب کے ایک شہزادہ محمد علی سعود اپنی پیرس کی قیام گاہ میں ایک چور کے ہاتھوں زخمی ہو گئے۔ چور نے ان پر گولی چلائی۔ جو ان کے ہاتھ پر لگی۔ زخم معمولی آیا۔ ان کا ایک ساتھی بھی گولی سے زخمی ہو گیا۔ چور ہاتھ نہ آسکا۔

دمشق ۳۰ ستمبر: شام کے انتخابات کے جو نتائج اب تک نکلے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آزاد امیدوار کامیاب ہو رہے ہیں۔ اب تک ۸۲ نشستوں کا نتیجہ نکلا ہے۔ جن میں سے ۴۵ پر آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ عوامی ملکیت کی حامی جماعت کے سولہ اور بعث سوشلسٹ پارٹی کے بارہ امیدوار کامیاب ہوئے۔

مرکزی حکومت پچیس لاکھ روپے کے علاوہ پنجاب کے سیلاب زدگان کو مزید امداد بھی دیگی

وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کا لاہور پہنچ کر بیان

لاہور ۳۰ ستمبر: وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی پنجاب میں سیلاب کا جائزہ لینے کے لئے آج تیسرے پہر لاہور پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ دفاع کے وزیر مملکت سردار امیر اعظم خاں اور کئی مرکزی افسران تھے۔ ہوائی اڈہ پر وزیر داخلہ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہوں نے پنج ند سے تریموں تک کے ضلعوں وہاں سے سیالکوٹ اور لاہور کے ضلعوں پر پرواز کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ سیلاب سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے بہت سے علاقوں میں گہرا پانی دیکھا۔ کئی علاقے دوسرے علاقوں سے کٹ گئے ہیں۔ دریائے ستلج۔ چناب اور جہلم کا پانی مظفر گڑھ اور ملتان کی طرف پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے جنوبی علاقوں کی حالت خراب ہے۔ اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ مسٹر گورمانی نے کہا۔ کہ اس نقصان کی تلافی کے لئے انتھک کوششوں اور تنظیم کی ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت نے پچیس لاکھ روپے کی جو گرانٹ دی ہے۔ وہ عارضی اقدام ہے۔ میں اس دورے میں صوبوں کی ضرورتوں کا جائزہ لوں گا۔ اور واپس جا کر کابینہ کو اپنی رپورٹ پیش کر دوں گا۔ صوبائی حکام کا کہنا ہے۔ کہ ملتان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں دریائے چناب اور ستلج کا پانی اترنا شروع ہو گیا ہے۔ لاہور کے قریب شاہدرہ کے مقام پر دریائے راوی کا اخراج ایک لاکھ کیوسک سے بھی کم رہ گیا۔ سہ پہر کو پانی کی سطح ۳ء۱۳ فٹ تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور میں پچھلے ہفتہ کی طوفانی بارش کی وجہ سے ۸۵۰ پکے اور ایک ہزار کچے مکان گر پڑے۔ دو ہزار جھونپڑے بہہ گئے۔ اور چاول اور گندم کی تیس ہزار بوریاں ضائع ہو گئیں۔ ضلع سیالکوٹ میں پانی کم ہو رہا ہے۔ نہر رعیہ میں جو شگاف پڑ گیا تھا۔ اس کو درست کر دیا گیا ہے۔ تریموں میں آج چناب کا پانی اپنی انتہائی بلندی کو پہنچ گیا۔ لیکن ہیڈ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ جھنگ شہر اور مگھیانہ محفوظ ہیں۔ البتہ نواحی سڑکیں پانی سے بھری پڑی ہیں گوجرانوالہ کے جن علاقوں میں سیلاب کا خطرہ ہے۔ فوج کی کشتیاں وہاں سے لوگوں کو نکال رہی ہیں۔ کل سیالکوٹ میں مکان گرنے سے تین آدمی ہلاک

یورپ کے فوجی کنٹرول کیلئے مصالحتی منصوبے کی منظوری

لندن ۳۰ ستمبر: یورپ کے دفاع کے متعلق نو طاقتوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں آج مغربی یورپ کے فوجی کنٹرول کے لئے ایک مصالحتی منصوبہ منظور کر لیا گیا جو بلجیم کے وزیر خارجہ مسٹر سپاک نے تیار کیا ہے۔ انہوں نے آج فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر موسیو مانڈیز فرانس سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اسے پیش کیا۔ امریکہ نے فرانس کی یہ تجویز مسترد کر دی۔ کہ یورپ کو جو امداد دی جائے۔ وہ معاہدہ برسیلز کے ملکوں کے کنٹرول میں ہی چاہیئے۔

انڈونیشیا کی موجودہ کابینہ سے اختیارات لے لئے جائیں

مشومی پارٹی کا مطالبہ

جکارتا ۳۰ ستمبر: انڈونیشیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت مشومی پارٹی نے صدر سوکارنو پر زور دیا ہے۔ کہ وہ وزیر اعظم علی ساسترو امی جوجو کی کابینہ سے اختیارات لے لیں۔ آج جکارتا میں ایک عام جلسہ میں اس بات کی قرارداد منظور کی گئی۔ جلسہ میں کہا گیا۔ کہ موجودہ حکومت ہی ملک میں روزمرہ کی اشیاء کی گرانی کی ذمہ دار ہے۔

مسٹر محمد علی کل فرانس کے شہر نیس سے لندن پہنچے تھے۔ وہ ہفتہ کے دن امریکہ کے سرکاری دورہ پر روانہ ہوں گے۔

برما میں کومنتانگ کے مسلح سپاہی

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ برما کے نمائندہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کہا ہے۔ کہ اب بھی شمالی برما میں کومنتانگ کے چھ ہزار مسلح سپاہی موجود ہیں۔

ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر اعتراضات

نئی دہلی ۳۰ ستمبر: ہندوستانی پارلیمنٹ میں فریق مخالف کے ایک ممبر مسٹر کرپلانی نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ ہندوستان جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کو روک نہیں سکا۔ مسٹر کرپلانی نے ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران میں کہا۔ کہ ہماری خارجہ پالیسی کئی پہلوؤں سے ناکام رہی۔ لیکن کشمیر کے جھگڑے۔ لنکا میں مقیم ہندوستانیوں کی شہریت کے مسئلے۔ جنوبی افریقہ اور پرتگال کے قبضوں میں ناکام رہی ہے۔

مسٹر محمد علی کی برطانوی وزراء سے ملاقات

لندن ۳۰ ستمبر: وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج لندن میں تعلقات دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر لارڈ سوئنٹن سے نجی ملاقات کی۔ آج برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر نے مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ اس میں پاکستانی وزیر اعظم نے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور وزیر دفاع لارڈ الیگزنڈر سے بھی غیر رسمی ملاقات کی۔ مسٹر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں درد ہے۔ لیکن بخار نہیں ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۳۰ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی گذشتہ رات تمام کی تمام بے خوابی میں گزری۔ اور دل کے مقام پر کچھ بوجھ بھی محسوس ہوتا رہا۔ ویسے عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنگی جہازوں کا دستہ مشرقی افریقہ کے دورہ پر

کراچی ۳۰ ستمبر: پاکستانی بحریہ کے چھوٹے جنگی جہازوں کا ایک دستہ مشرقی افریقہ کے چھ ہفتے کے خیر سگالی کے دورہ پر روانہ ہو گیا۔ یہ دستہ مشرقی افریقہ کے سمندر میں جنگی مشقیں بھی کرے گا۔ دستہ کی رہنمائی ایڈمرل چودھری بحریہ کے کمانڈر انچیف خود کر رہے ہیں۔

تعلیمی کتب کے متعلق حکومت بہاولپور کا فیصلہ

بغداد الجدید ۳۰ ستمبر: بہاولپور کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نئے نصاب کے تحت پرائمری اور مڈل کی تمام کتابیں سرکاری طور پر شائع کی جائیں گی۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ طلباء کو سستی کتابیں مل سکیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

صدقہ دینے والوں کے لئے دعا

عن عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صل علیٰ اٰل فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللھم صل علیٰ اٰل ابی اوفیٰ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنا صدقہ لاتی۔ تو فرماتے اے خدا فلاں کی اولاد پر برکت نازل فرما۔ ایک دفعہ میرے باپ آپ کے پاس صدقہ لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے خدا ابو اوفیٰ کی اولاد پر برکت نازل کر۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کی نوعیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو۔"

امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سندھ کے لئے ایک ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم میر عبد القادر صاحب بی۔ اے میر پور خاص کو بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ مجالس صوبہ سندھ برائے سال ۵۵-۱۹۵۴ء مقرر فرمایا ہے۔ پس تمام مجالس صوبہ سندھ میر صاحب موصوف سے پورا تعاون فرمائیں۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میری خوشدامن صاحبہ (والدہ ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودھا) ۲۴/۲۵ ستمبر درمیانی شب سرگودھا میں اچانک خون کی الٹی آنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ بذریعہ لاری ربوہ لایا گیا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ تہجد گذار اور تلاوت قرآن کریم باقاعدہ کرتی تھیں۔ ملنسار۔ مہمان نواز اور دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ الغرض پاکیزہ زندگی گذار کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین

(سید بشیر احمد منیجر دواخانہ خدمت خلق)

دعائے نعم البدل میرا لڑکا ظفر محمد بعمر ۳ سال چار دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا ہے۔ احباب ہمارے لئے صبر جمیل اور نعم البدل عطا کئے جانے کی دعا فرمائیں۔ غلام رسول دیہاتی مبلغ مدرسہ چھٹہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی نیکی کی بنیاد خدا تعالیٰ پر ایمان ہے

"حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو۔ کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے۔ اور پس پردہ کس کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے۔ مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس کو ہمارے مواخذہ کا خوف نہیں۔ اور دنیا کی حکومتوں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں اندھیرے میں اور اجالے میں خلوت میں اور جلوت میں ویرانے میں اور آبادی میں۔ گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے۔ جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔" (ملفوظات)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خادم کا سامان

سالانہ اجتماع جو ۵۔۶۔۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ شامل ہونے والے خدام کو اپنا سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ اس سامان کا ہر خادم کے پاس ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ تھیلہ۔ پلیٹ۔ گلاس یا مگھ۔ پٹی چار انچ چوڑی اور دو گز لمبی یا ۳۰ × ۳۰ × ۴۰ کا تکون رومال۔ بھنے ہوئے چنے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی۔ دھاگہ۔ دیا سلائی پنسل اور اگر سہولت ہو تو ٹارچ بھی رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح ہر خادم کے سامان اس کا نشان رکنیت یعنی بیج ہونا ضروری ہے۔

سالانہ رپورٹ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اگر وقت مل سکا۔ تو بعض مجالس کو اپنی مساعی رپورٹ سنانے کے لئے کہا جائے گا۔ اس لئے جملہ مجالس اپنی سالانہ رپورٹیں تیار کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مرکزی مجموعی رپورٹ میں انہیں شامل کر لیا جائے۔ اور اپنی اس رپورٹ کی ایک نقل اپنے ساتھ اجتماع پر لائیں۔ تاکہ اگر موقعہ ملے۔ تو وہ اپنی رپورٹ سنا سکیں۔

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام نوٹ کریں

مرکزی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مرتبہ اجتماع کے موقعہ پر دکانات کی عام اجازت نہ دی جائے۔ البتہ جو خدام چائے وغیرہ کے عادی ہوں۔ ان کے لئے اجتماع پر صرف چائے۔ دودھ۔ لسی وغیرہ کی دکان کا انتظام کیا جائے گا۔ ان کے ساتھ اور کوئی چیز نہیں ملے گی۔ خدام آتے وقت اپنے ہمراہ بھنے ہوئے چنے ضرور لائیں۔ تا ناشتہ کے طور پر کام آ سکیں۔ نیز چائے وغیرہ بھی صرف معین اوقات میں مل سکے گی۔ ہر وقت دکان نہیں کھلی رکھی جائے گی۔ اس لئے خدام اس کے لئے تیار ہو کر آئیں۔

اسی طرح ہر خادم کے پاس سامان میں ایک پنسل کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر دفتر کی طرف سے کسی کو پنسل نہیں دی جا سکے گی۔

ایک ضروری اطلاع

ہر خادم اپنے لئے ایک چھوٹا سا "بلا" تیار کروا کر ساتھ لائے۔ یہ ۲" × ۱½" سائز کا سفید کپڑا جس پر حسب ذیل عبارت لکھی ہو۔

(۲" × ۱½")

نام خادم
نام مجلس
نام قطعہ

یہ عبارت سیاہ روشنائی کے ساتھ لکھی جائے۔ نام قطعہ کی جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ یہ اجتماع میں پر کی جائے گی۔ کپڑے کے ساتھ ایک سیفٹی پن بھی ہو۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اس طرف خاص توجہ دیں۔

(نائب مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء

اسلام

—(۲)—

کل ہم نے تحقیقاتی رپورٹ سے جو دو حوالے پیش کئے ہیں۔ ان میں پہلے میں جس سورۃ کریمہ کا ذکر ہے وہ حسب ذیل ہے۔

قل یا ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین

یعنی اے مخاطب کہدے کہ اے انکار کرنے والو میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم نے عبادت کی۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔ اور میرے لئے میرا دین۔

فاضل جج ان نے اس سورہ کریمہ اور آیت لا اکراہ فی الدین یعنے دین میں کوئی جبر نہیں ہے فرمایا ہے کہ اس سورہ اور اس آیت میں "ذہنی انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں"۔ اور کہ یہ اصول اس اصول کی بنیاد ہیں جس کو آج معاشرہ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔

قیاس فرمایئے جو رواداری کا اصول آج سے پونے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا دانشمندان زمانہ اس اصول کو دنیا میں قیام امن کے لئے ضروری سمجھتے ہیں اور انسانی بنیادی حقوق میں ہر انسان کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جو چاہے وہ دین اختیار کرے۔

دوسرے حوالہ کے متعلق فاضل جج ان نے جو آیات قرآنیہ پیش کی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

سورہ ۲ آیات ۱۹۰ و ۱۹۳

(۱۹۰) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔

اور تم لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے ساتھ لڑنے لگیں۔ اور حد سے نہ نکلو۔ واقعی اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۳) وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین۔ اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ اور اگر وہ لوگ باز آ جائیں تو سختی کسی پر نہیں ہو سکتی۔ سوائے بے انصافی کرنے والوں کے۔

سورہ ۲۲ آیت ۳۹۔۴۰

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔

ان لوگوں کو لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن سے لڑائی کی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور یقیناً اللہ ان کو غالب کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۴۰) الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز۔

جو اپنے گھروں سے بلاوجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے زور نہ گھٹاتا رہتا تو صومعے۔ خلوت خانے۔ عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ بے شک اللہ اس کی مدد کرے گا۔ جو اس کی مدد کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ قوت والا اور غلبے والا ہے۔

تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج ان نے ان آیات کریمہ میں بیان کردہ اصول کے متعلق فرمایا ہے کہ ان آیات میں

"وہ بلند ترین اور پاکیزہ اصول پیش کیا گیا ہے جس کا دھندلا سا تصور اب کہیں جا کر بین الاقوامی

قانون دانوں کو نظر آنے لگا ہے"

ان آیات کریمہ پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام ہر قیمت پر دنیا میں امن کے قیام کا حامی ہے۔ اور جنگ کی اجازت نہایت مجبوری کی صورت میں دیتا ہے۔ اور وہ بھی ان لوگوں کے خلاف جو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر مصر ہوں۔ اور اس طرح ملک کا امن برباد کر رہے ہوں۔ اور صرف اس حد تک کہ ان کا فتنہ بیٹھ جائے۔ جونہی یہ مدعا حاصل ہو اس کے بعد مسلمانوں کے لئے تلوار اٹھانا ظلم کے مترادف ہے۔ اور جنگ کے دوران میں بھی ذرا سی زیادتی بھی ان کے لئے جائز نہیں۔

جیسا کہ فاضل جج ان نے فرمایا ہے بین الاقوامی قانون دان بھی ان اصولوں کا جو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان کئے گئے ہیں ابھی دھندلا سا تصور ہی دیکھنے لگے ہیں جس کا مقصد ہے کہ اگر ان اصولوں کو پوری طرح اقوام عالم اختیار کر لیں۔ تو جنگ و جدل کی دنیا سے ہمیشہ کے لئے جڑ اکھڑ جائے۔

ہم نے یہ حوالے محض یہ دکھانے کے لئے پیش نہیں کئے، کہ اسلام نے مذہبی رواداری اور تحفظ امن کے لئے جو اصول پیش کئے ہیں وہ بہترین ہیں۔ اور کہ دانشمندان زمانہ بھی ابھی ان کی صرف دھندلا سا تصور دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ ان حوالوں کو پیش کرنے سے ہمارا اصل مقصد یہ دکھانا ہے کہ یہ رواداری اور تحفظ امن کا دھندلا سا تصور بھی موجودہ دنیا کے ذہن میں از خود پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام ہی کی اس تعلیم فائقہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ متاثر ہو کر پیدا ہوا ہے۔ اسلام کے سوا نہ کسی مذہب نے اور نہ کسی دیگر ازم نے آج تک روا[داری] اور تحفظ امن کے اتنے جید گر مختصر اللفا[ظ میں] ان اصول کو بیان کیا ہے۔ اور نہ کسی ادیا[ن] میں ان اصولوں کو کم از کم اسلام کی بعثت سے پہلے شامل کیا ہے۔

بے شک مختلف مذاہب نے اپنے اپنے ما[حول] اور تمام انسانی اخلاق کے مطابق رو[اداری] کی تلقین کی ہے۔ لیکن ان کا نقطہ نظر محدو[د] اور انفرادی رہا ہے۔ اجتماعی نقطہ نظر سے [صرف] اسلام ہی ان اصولوں کو پیش کر سکتا تھا کیو[نکہ] اسلام کسی خاص قوم اور ملک کے ساتھ مختص نہیں۔ بلکہ تمام اقوام عالم اس کی مخاطب [ہیں] اسی طرح اسلام ہی وہ دین ہے جس نے مساو[ات] اور بنی نوع انسان کی وحدت پر زور دے کر تمام امتیازات کا جن کا ذکر ہم کل کر چکے ہیں قلع قمع کیا۔ اور اسلام ہی کے اصولوں سے متاثر ہو کر آج دنیا کے دانشمند رواداری مساوات اخوت اور تحفظ امن کے سبق سیکھ رہے ہیں خواہ وہ اس کا اقرار کریں یا نہ کریں۔

اگر ہم اسلام کی بعثت کے بعد سے تاریخ عالم کا بہ نظر غور سے مطالعہ کریں۔ اور ان اصولوں کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ جو آج مغربی دانشمند محض ادھوری صورت میں ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور ان اصول کے منبعوں کی تلاش کریں تو یہ ثابت کرنا مشکل نہیں ہے کہ مغرب میں احیائے علوم کے دور کا حقیقی سبب مغرب کا اسلام سے متاثر ہونے میں مضمر ہے اور اگر اسلام سے متاثر نہ ہوتا تو مغرب جس قدر لیتی میں عیسائیت کے خلاف عقلی اصولوں کی وجہ سے ۔

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کے نام

ضروری پیغام

جیسا کہ خدام کو علم ہے اس وقت پنجاب کو خطرناک سیلاب کا سامنا ہے۔ خدام کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر قربانی کر کے اپنے ہمسائیوں کی ہر طرح مدد کریں۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے انسانی جانوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مقامی حکام کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ جو ڈاکٹر اور کمپونڈر ہیں وہ طبی امداد کے لئے آگے آئیں۔ اور جو خدام مالی امداد کر سکتے ہوں یا بے گھروں کو اپنے ہاں پناہ دے سکتے ہوں۔ وہ اپنے مکانات پیش کریں۔ کیونکہ یہی خدمت کا اصل وقت ہے جس سے محروم رہنا بدقسمتی ہے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خان بہادر سعد اللہ خاں صاحب مرحوم

(از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

محترم جناب خان بہادر سعد اللہ خاں صاحب خٹک احمدی رئیس اعظم موضع امیرو تھانہ نظام پور ضلع پشاور جو ملک خوشحال خاں خٹک (مشہور خان قوم خٹک و شاعر زبان پشتو و فارسی بزمانہ اورنگ زیب عالمگیر گذرے تھے) کی نسل سے تھے۔ اور قوم خٹک میں قد و قامت خوبصورت اندام اور جوان رعنا ہونے کی وجہ سے دلکش انسان تھے۔ نہایت متین۔ سنجیدہ طبع اور حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ ہر شخص سے خواہ امیر ہو یا غریب حسن سلوک سے پیش آتے۔ گرگویا وہ اسی کے ہیں۔ سخی طبع۔ فیاض۔ مہماں نواز مسافر نواز۔ خوش طبع۔ سلامت رو انسان تھے۔ اپنی قوم خٹک ضلع پشاور و کوہاٹ میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔ اور قوم ان کی دلدادہ اور قدردان تھی۔ ابا عن جد رئیس قوم تھے۔ رؤسا ملک میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ موضع خوشحال گڑھ ضلع کوہاٹ آپ کی جاگیر تھی۔ دو شادیاں کیں۔ مگر اولاد نہ تھی۔

آپ سوات میں عرصہ دراز تک صوبہ دار میجر رہے۔ مالاکنڈ آپ کا صدر مقام تھا۔ سوات پر انگریزوں کا قبضہ ۱۸۹۵ء میں ہوا۔ غالباً پہلا صوبہ دار میجر شہزادہ محمد نادر جان درانی ساکن پشاور تھا۔ اور ان کے بعد غالباً ۱۹۰۱ء میں خان بہادر صاحب دوسرے صوبہ دار میجر ہوئے۔ جو ۱۹۲۱ء تک رہے۔

آپ کی پیدائش غالباً ۱۸۶۴ء کے قریب ہوئی۔ آپ نے اپنے زمانہ کے لحاظ سے فارسی اردو میں تعلیم پائی۔ اور سوات میں خدا جانے کب مگر غالباً آغاز جوانی سے ملازم ہوئے۔ ۱۹۰۱ء سے صوبہ دار میجر ہوئے۔ خدمات حسنہ کے باعث حکومت وقت نے خان بہادر کا خطاب دیا۔ مالاکنڈ میں آپ کی قیام گاہ حکام انگریزی و عہدہ داران کا تفریح گاہ تھا۔ جہاں شطرنج اور تاش اور کئی شغل بے کاری جاری رہتے۔ اور کبھی کبھی ناچنے والے لڑکے ناچنے آجاتے۔ مہماں نوازی کے واسطے لنگر خانہ ہر وقت جاری رہتا۔ اور چائے کا دور مسلسل جاری رہتا۔

ان ایام میں میرے محترم حافظ حضرت مظفر احمد صاحب کلانوری سوات بمقام مالاکنڈ پہلے حوالدار تھے۔ جو پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ تہجد خواں اور حافظ قرآن تھے۔ اور خاکسار کی تحریک سے بمقام کوچہ بہار شاہ صاحب شہر پشاور (جہاں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی نذیر حسین صاحب ساکنان کلانور کے گھر شادی کی تھی۔ یہ شادی ان کی نکاح ثانی تھی) حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اور ۱۹۰۲ء میں جبکہ حضرت احمد علیہ السلام زندہ تھے

محترم حافظ حضرت مظفر احمد صاحب نے موقع پاکر ایک دن ۱۹۱۰ء میں خان بہادر موصوف کو ان کے روزمرہ زندگی کے گذارنے کی طرز کی طرف متوجہ کیا۔ اور ان کی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ آپ چالیس دن باقاعدہ نماز باجماعت پڑھیں۔ اور تہجد بھی پڑھا کریں۔ اور درس قرآن کریم کم از کم ایک رکوع روزانہ کریں۔ اگر یہ صورت پسند نہ آئے۔ تو پھر موجودہ زندگی کا اختیار کرلینا تو مشکل نہیں۔ چنانچہ خان موصوف جو فطرتاً نیک اور سعید انسان تھے۔ انہوں نے یہ مشورہ قبول کرلیا۔ اور تمام فضولیات اور لغویات جو خلاف شریعت تھیں۔ ترک کرکے بڑے اخلاص سے پابندی صوم و صلوٰۃ کی طرف مائل ہوئے۔ اور چالیس دن تک بڑے انہماک سے یہ نیا مشغلہ جاری رکھا۔ چالیس رکوعات قرآن بھی سن لیں۔ اپنے سابقہ طرز عمل سے توبہ کرکے حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے دست مبارک پر داخل احمدیت ہوئے۔ یہ ۱۹۱۱ء تھا۔ الحمد للہ وہ تبدیلی اختیار کی کہ آپ ولی اللہ بن گئے۔

ایک دفعہ مالاکنڈ کے قدیمی دوست قاضی محمد احمد جان صاحب تحصیلدار جو احمدیت کے مخالف تھے۔ اور قابل عبرت سزا پاچکے تھے۔ چند اور افسر ساتھ لے کر خان بہادر موصوف کے پاس بطور جرگہ آئے۔ اور کہا کہ خان صاحب ہم کو یہ سنکر کہ آپ احمدی ہوئے ہیں۔ سخت صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔ کیا اچھا ہوگا۔ اگر آپ پھر توبہ کرلیں۔ خان بہادر صاحب نے جواب دیا۔ کہ جب میں آپ کی طرح مسلمان تھا۔ تو آپ کو معلوم ہے۔ کہ آپ صاحبان کی مہربانی سے میں نہ نماز پڑھتا نہ تہجد نہ قرآن کریم سے کوئی واقفیت یا تعلق تھا۔ سارا دن تاش اور شطرنج میں گذرتا اور لڑکے آکر ناچتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مولوی مظفر احمد جی کے نیک نصائح اور پاک صحبت نے اس گندی زندگی سے بیزار کراکر پابند نماز و تہجد کیا۔ اور درس قرآن کا شوق دلایا۔ اگر اسلام یہ نہیں جو احمدیت کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اور اسلام دراصل وہ تھا۔ جو میں آپ لوگوں کی رفاقت میں اختیار کرچکا تھا۔ تو مجھے یہ کفر اس اسلام سے پسندیدہ ہے۔ اس پر وہ لوگ شرمندہ ہوئے۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔

بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ آپ کو غصہ نہ آتا تھا۔ بڑی نرمی اور معقولیت اور میٹھی زبان میں معترض کو جواب دیتے۔

آپ نے ۱۹۲۱ء میں ملازمت کا زمانہ پورا کرلیا۔ اور اپنے گاؤں امیرو میں آکر قیام فرما ہوئے۔ تو کبھی کبھی پشاور شہر آتے۔ اور مسجد احمدیہ واقعہ کوچہ گل بادشاہ میں ضرور تشریف لاتے۔ پھر جب کمزور ہوتے گئے۔ تو نوشہرہ آتے۔ اور میاں فیروز دین صاحب کے ہاں قیام کرتے اور احباب سے ملتے۔ خاکسار معہ بعض رفقاء کئی دفعہ موضع امیرو جاکر ملاقات کرتا رہا۔ خاکسار معہ میرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ اور خان محمد سیفور خان صاحب احمدی وکیل مردان امیرو گئے۔ اور ان سے آخری ملاقات ہوئی۔ یہ غالباً مارچ ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء تھا۔ اس کے بعد ملاقات نہ ہوسکی۔

موضع امیرو جانے کے واسطے مردان یا پشاور سے نوشہرہ جانا پڑتا ہے۔ پھر وہاں سے پل اٹک پر جو قریباً ۲۵ میل ہے۔ پھر وہاں سے بذریعہ لاری نظام پور چوبیس میل دور ہے۔ پھر وہاں سے جانب شمال پاپیادہ موضع امیرو جو قریباً ½۱ میل ہے۔ اگر وقت پر نظام پور پہنچے تو لاری برائے نوشہرہ ۸ بجے صبح چلتی ہے۔ ورنہ یہ چوبیس میل سفر پاپیادہ کرنا پڑتا ہے۔ اور سارے راستہ میں پانی کمیاب ہے۔ اس کے باوجود یہ بدمزہ سفر سفر کرنے والوں کو بھول جاتا۔ جب امیرو پہنچ کر خان بہادر صاحب سے ملاقات ہوجاتی۔ تو سب سفر کی کوفت دور ہوجاتی۔ اس اخلاص اور محبت اور میٹھی گفتگو سے وہ پیش آتے۔ کہ ملاقات کنندہ مسحور ہوجاتا۔ کھانا کھاتے وقت سارا وقت مہمان کا خیال رکھتے۔ کبھی ایک چیز پیش کرتے۔ کبھی دوسری۔ اور مہمان کی دلجوئی اور خاطر کرتے۔ معلوم نہ ہوتا کہ خود کب کچھ کھایا۔ واپسی پر خان بہادر موصوف سے دل جدائی نہ چاہتا۔

آپ کا ایک بھتیجا دوست محمد خاں ہے۔ مگر اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کرسکا۔ اور معمولی تعلیم پائی۔ مگر خان بہادر کی جائیداد کا تو وارث ہوا۔ پر افسوس ہے۔ کہ خان بہادر کی خوبیوں کا وارث نہ ہوسکا۔

مجھے کل بگٹ گنج بازار مردان میں برادر شیخ نیاز دین صاحب احمدی سے جو خان بہادر کے حالات سے باقاعدہ واقف تھا۔ اور ان کا بڑی مدت سے دوست تھا۔ علم ہوا۔ کہ خان بہادر موصوف ۱۳؍ اگست ۱۹۵۴ء بمطابق یکم محرم الحرام ۱۳۷۴ھ کو اس عالم فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی کو منتقل ہوچکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

احباب جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست ہے۔ کہ خان بہادر سعد اللہ خاں مرحوم کا جنازہ ہر جگہ پڑھا جاوے۔ (امیرو میں صرف وہی احمدیت کا روشن ستارہ تھا۔ جو قریباً نوے سال کی عمر میں آسمان احمدیت پر چوالیس سال چمک کر مدھم پڑ گیا۔ اللّٰھم اغفرہ وارحمہ وادخلہ فی الجنۃ۔ آمین۔)

فارم اصل آمد (بجٹ فارم)

سال رواں کے شروع میں دفتر ہذا تمام موصیان حصہ آمد کی خدمت میں فارم اصل آمد سال گذشتہ (۵۳-۱۹۵۴ء) پُر کرکے واپس کرنے کی غرض سے بجوا چکا ہے۔ جن احباب نے مذکورہ فارم پُر کرکے دفتر کو واپس بھجوا دی ہیں۔ ان کی خدمت میں ان کی ادا کردہ رقوم حصہ آمد کی تفصیلی اطلاع بذریعہ سالانہ حسابی کارڈ بجوائی جاچکی ہے۔ جن حصہ آمد کے موصی احباب نے ابھی تک یہ فارم پُر کرکے واپس نہیں فرمائے۔ حسب قاعدہ ان کی خدمت میں بذریعہ واپسی رجسٹری گذشتہ سال کی آمد معلوم کرنے کی غرض سے فارم بھیجی جارہی ہیں۔ ان احباب کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے۔ کہ جونہی فارم ان کی خدمت میں پہنچے۔ مہربانی کرکے اولین فرصت میں پُر کرکے دفتر کو جلد سے جلد واپس کردیں۔ تا ان کی خدمت میں ان کی ادا کردہ رقوم سال گذشتہ کی تفصیلی اطلاع دی جاوے۔ اور کسی مزید یاددہانی میں روپیہ اور وقت کا ضیاع نہ ہو۔

رجسٹری واپسی فارم بھیجے جانے کے متعلق یہ قاعدہ ہے۔ کہ اگر ایک ماہ تک موصی فارم پُر کرکے واپس نہ فرماویں۔ تا منسوخی وصیت کی سفارش کے ساتھ وصیت مجلس میں پیش کردی جاوے۔ سو قاعدہ کے مدنظر گذارش ہے۔ کہ احباب فارم مذکور پُر کرکے واپس کرنے میں بالکل سستی نہ کریں۔ بلکہ پوری کوشش کے ساتھ پُر کرکے واپس فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال متوجہ ہوں

نظارت ہذا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ تمام سیکرٹریان مال عموماً اور شہری اور قصباتی سیکرٹریان مال خصوصاً رسیدات کاربن سے کاٹا کریں۔ مروجہ رسید بکوں پر اس کا یہ طریق ہے۔ کہ رسید کے نچلے حصہ کو کاٹ کر اوپر والے حصہ اور مثنی رسید کے درمیان کاربن رکھ کر رسید کاٹی جائے۔ رقم کا اندراج ہندسوں اور لفظوں دونوں میں کیا جائے۔ آئندہ طباعت کے وقت کاربن پیپر والی رسید بکیں چھپوائی جائیں گی۔ (ناظر بیت المال)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل اسوۂ حسنہ

احادیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی خطبہ فرمانے کھڑے ہوتے تو اصل مضمون بیان کرنے سے پہلے چند الفاظ پڑھتے۔ مثلاً کبھی اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے اور کبھی کچھ اور اس سے حضور کا مطلب یہ سکھانا ہوتا۔ کہ مقرر لوگوں کو بتائے کہ وہ کس مذہب کا پیرو ہے۔ اور کن خیالات کو لے کر خطبہ پڑھنے والا ہے۔ ہم میں سے کوئی کسی کی رائے کا پابند نہیں۔ اور کسی کو کوئی حق نہیں۔ کہ لوگوں سے اپنی بات منوائے۔ پھر ایک وعظ کرنے والا جب کھڑا ہوتا ہے تو وہ کس اتھارٹی کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کرتا ہے۔ کس نے اسے حق دیا ہے کہ لوگوں سے کہے کہ میرے خیالات سے اتفاق کرو۔ لیکن جب ایک مقرر تقریر سے پہلے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو وہ اقرار کرتا ہے کہ بے شک مجھ کو کچھ حق حاصل نہیں۔ کہ میں تمہیں کچھ سناؤں مگر میں گواہی دیتا ہوں کہ میرا مطلوب اور مقصود صرف ایک ذات ہے اور وہ اللہ تعالے کی ہے۔ میں ایسی ہی بات بیان کروں گا۔ جو الٰہی منشاء کے مطابق ہوگی۔ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ اور میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اس کا بندہ اور اس کی رضا کی راہوں کو بتانے والا ہے۔ ایمان لایا ہوں اس لئے میں جو کچھ کہوں گا۔ اس پاک وجود کی بعثت کے مقاصد کے اندر ہوگا۔ جب مقرر کو یہ سند حاصل ہوگی۔ تو مسلمانوں کا فرض ہو گیا کہ اس کی بات کو سنیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ لیکن جو بات خدا تعالے کی ذات اور اس کی پاک صفات کے خلاف ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے خلاف ہو وہ رد کرنے کے لائق ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔ کہ دنیا میں بڑے بڑے حکیم بڑے بڑے فلاسفر ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ سب کی باتیں سنو مگر اعتقاد یہ رکھو کہ ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔ صحیح خیالات اور صحیح باتیں صرف اللہ تعالے ہی کی ہیں۔ ان کے خلاف جو کچھ ہے۔ سب غلط اور قابل رد ہے۔ ہم کسی انسان کے خیال پر اپنے اعتقاد کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ خیال ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ آج اگر ایک فلاسفر ایک تھیوری قائم کرتا ہے۔ تو کل وہ غلط ثابت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خلاف ایک اور رائے قائم کر لی جاتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے امریکہ کے ڈاکٹر دہی کو بہت مفید بتاتے تھے۔ اور اسے تمام بیماریوں کا علاج قرار دیتے۔ مگر آج ایک اور نظریہ قائم ہو گیا ہے۔ وٹیمن اے اور وٹیمن بی نکل آئے تو دنیا کے کسی خیال کی بناء پر مذہب کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ کون گارنٹی دے سکتا ہے کہ آج جو نظریہ قائم کیا گیا ہے۔ وہ کل بھی قائم رہے گا۔ پس صحیح مذہب اور صحیح خیال وہی ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالے کی طرف سے ہو۔

پس کبھی انسانوں کی خوشنما باتوں پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے۔ بے شک لوگ ہزاروں دلائل پیش کریں۔ اور کہیں۔ کہ مرد اور عورت کی مساویانہ حیثیت ہے۔ اسلئے عورت کو بھی مرد کی طرح آزاد پھرنے کی اجازت ہونی چاہیئے یا شادیاں کورٹ شپ کے اصول کے مطابق ہونی چاہئیں مگر جب ہم مسلمان ہیں۔ تو ہم کو ماننا وہی چاہیئے جو خدا تعالے نے کہا۔ اور اس کے رسول نے بتایا۔ نیز ہمارا یہ بھی اعتقاد ہونا چاہیئے۔ کہ بہترین عملی نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ آج عملی لحاظ سے لوگ بات بات میں یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے کے طور طریق میں رہنے سہنے کے معاملات میں لباس میں طرز کلام میں معاشرت میں سیاست میں لوگ یورپ کے پیچھے چل رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے کافی ہے۔

مغربی تہذیب دنیا و آخرت میں ہمیں کبھی کامیاب نہیں بنا سکتی۔ اول تو یہ تہذیب خود ساختہ ہے۔ اور خود ساختہ تہذیب پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ضرور درست ہی ہو۔ وہ روز بروز بدلتی رہتی ہے۔ آج کچھ ہے۔ تو کل کچھ۔ ان کے فیشن بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ تہذیب قابل اطمینان نہیں۔ پھر یہ بھی تو سوچئے کہ یورپ ہمیں تہذیب کیا سکھائے گا۔ کیا یہی تہذیب ہے جس کے نتیجہ میں ۲۵ برس کے عرصہ میں اس کو دو تباہ کن جنگیں لڑنا پڑیں۔ دس بارہ مہذب اور تعلیم یافتہ آدمی ایک جگہ بیٹھ سکتے ہیں۔ مگر دو گنوار ایک جگہ امن سے نہیں بیٹھ سکتے۔ شیخ سعدی کہتے ہیں۔ کہ اگر دو گنواروں کو ایک زنجیر کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ تو وہ پھر بھی زنجیر توڑ کر لڑ پڑیں گے ہر شریف آدمی امن کو پسند کرتا ہے۔ مگر جس تہذیب نے دنیا میں اس قدر تباہی مچائی ہے۔ وہ تہذیب کہلانے کی مستحق نہیں۔

کیا یہ تہذیب ہے۔ جس میں انسانی خون کی اتنی ارزانی ہے۔ اور کیا اسی تہذیب کے لوگ لارڈ ہو رہے ہیں۔ جو تہذیب یہ کہتی ہے کہ گورے رنگ کے لوگوں کا حق ہے۔ کہ کالوں پر حکومت کریں۔ اور جو تہذیب ایسے لوگ پیدا کرتی ہے جو یہ اصول بناتے رہے ہیں کہ اگر ایک جرمن مارا جائے۔ تو اس کے بدلے ۵۰ آدمی مار دیئے جائیں۔ ایسی تہذیب دنیا کے لئے برکت کا موجب نہیں ہو سکتی۔

پس ہمارے لئے وہی دستور العمل بہتر ہے۔ جو خدا تعالے نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ پھر ہمیں دوسروں کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی نبی نے دنیا کے سامنے کامل نمونہ پیش نہیں کیا۔ اسلئے یورپ والے خود تہذیب بنائیں۔ تو کسی قدر معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح ناصری کو ماننے والے ہیں مگر حضرت مسیح ان کے سامنے کوئی کامل نمونہ نہیں پیش کرتے۔ انجیل پڑھ کر دیکھ لو۔ نہ لین دین کے معاملات میں ان کا نمونہ سامنے آتا ہے نہ بیاہ شادی میں انہوں نے کوئی طرز و طریق قائم کیا ہے نہ اولاد کی تربیت و اصلاح کے بارے میں ان کا کوئی کام ہمیں نظر آتا ہے۔ نہ کبھی حکومت حاصل ہوئی۔ نہ جنگ کرنے کا موقعہ ملا۔ نہ صلح کرنے میں ان کا کوئی اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ پس ایسے لوگ جو مسیح کو ماننے والے ہیں۔ اگر اپنے لئے کوئی قانون بنائیں تو اس قدر زیر الزام نہیں۔ مگر ہم مسلمان جن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نمونہ موجود ہے۔ اگر اس کو چھوڑ دیں۔ تو یہ کس قدر ناشکری ہوگی۔

پس عملی رنگ میں وہی بات درست اور صحیح ہے۔ جو اسلام نے بتائی ہے لوگ ہزار دل لبھانے والی باتیں کہیں اگر ہم مسلمان ہیں۔ تو ہم کو یہی اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ

رضیت باالاسلام دیناً
و بمحمد نبیاً

شکریۂ احباب و درخواستہائے دعا

میں ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے میرے والد صاحب محترم بابو نور احمد صاحب چغتائی کی اچانک وفات پر خود تشریف لاکر یا بذریعہ چٹھی اظہار افسوس و ہمدردی فرمایا، اللہ تعالے سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جملہ احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے التماس کرتا ہوں کہ وہ والد صاحب مرحوم کی بلند درجات کے لئے اپنی دعاؤں سے ممنون فرماتے رہیں اور یہ کہ اللہ تعالے ان کے بعد اپنے فضل و کرم کا سایہ ہم پسماندگان پر رکھے۔ آمین

خاکسار ابو المجید رشید احمد چغتائی واقف زندگی (مبلغ بلاد عربیہ)
محلہ دار الصدر (ج) ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیز سید طاہر احمد بخاری انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کینیڈا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے اس کا محافظ و ناصر ہو۔ کامیابی عطا فرما دے۔ اور جماعت کے لئے مفید ہو۔ آمین (اہلیہ سید محمد عبد اللہ ۱۰ گشن سٹریٹ۔ پریم نگر۔ لاہور)

(۲) عبد الرحمن صاحب راحت کی اہلیہ بعارضہ تپدق بیمار ہیں اور سانی سینیٹوریم میں داخل ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (غلام محمد ثاقب)

(۳) میرا چچا زاد بھائی عرصہ ۱۰ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار :- عبد الرشید کارکن صیغہ تالیف تصنیف ربوہ)

(۴) خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقف زندگی لاہور میں بیمار ہیں۔ اور بہت لاغر ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار :- ریاض احمد ابن حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹی)

(۵) میری والدہ صاحبہ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارکہ بیگم)

(۶) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں جس کی اپیل فیڈرل کورٹ میں دائر کی ہے۔ احباب بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار :- محمد شفیع احمدی موضع سلیم پور ڈاکخانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ)

ملک کے تجارتی مسائل - ایک جائزہ

پاکستان میں سوتی کپڑوں کی پیداوار کافی بڑھ گئی ہے۔ معمولی اور اوسط درجے کے پارچہ جات کے معاملہ میں ہمارا ملک خود کفیل ہو چکا ہے۔ اور اب صرف اعلیٰ درجہ کے کپڑے درآمد کرنے کی ضرورت رہ گئی ہے۔ گھریلو پیداوار اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ تھوڑا سا فالتو کپڑا برآمد کے لئے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ غیر ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ میں منڈیاں تلاش کی جا رہی ہیں۔ حکومت پاکستان نے دیسی کپڑے کی برآمد کے لئے لائسنس جاری کرنے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ پاکستانی صنعت کی اس تیز رفتار ترقی کے باوجود ملک کے اندر کپڑے کی قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے۔ کہ ہمارے صنعت کاروں نے صد فی صد نفع خوری کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اور دوسرا سبب یہ کہ جو کپڑا پاکستان میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ تجارت کے نارمل راستوں سے عام پبلک تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ چور بازار کو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی ذمہ داری حکومت کی غفلت شعاری پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اگرچہ حکومت نے مجموعی طور پر ۳۸½ فی صد تخفیف دیسی کپڑوں کے نرخ میں اپریل ۱۹۵۵ء سے اب تک کی ہے۔ یہ صنعت کاروں کے ۳۰۰ فی صد منافع کے پیش نظر کچھ بھی نہیں۔ یہ تخفیف بھی جو حکومت نے کی ہے۔ غیر مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ تمام کپڑے مارکیٹ سے نکل کر چور بازار میں پہنچ گئے ہیں۔ حکومت نے اب تک کوئی اقدام ایسا نہیں کیا۔ کہ جس سے لوگوں کی مناسب داموں میں دیسی کپڑا دستیاب ہو سکے۔

سرکاری COST ACCOUNTANTS کی وہ جماعت جو کپڑے کی پیداوار کے اخراجات کا اندازہ لگانے میں مصروف ہے۔ سال کے آخر تک اپنا کام ختم کر دے گی۔ اس کے بعد حکومت کپڑے کے نرخوں پر نظر ثانی کرے گی۔ اور صحیح .... ہونے کے بعد صنعت کاروں کو مناسب .... قیمتیں مقرر کر دی جائیں گی۔ مگر اسے کافی وقت لگے گا۔ جب کہ اس اثناء میں عوام کپڑے کی قلت محسوس کرتے رہیں گے۔ یہ امر نہایت ہی اہم ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ حکومت بہت جلد مؤثر اقدامات کے ذریعہ عوام کو مناسب بھاؤ میں دیسی کپڑے دلوائے۔

تیل کی قیمت

ان اطلاعات کے باوجود کہ امریکہ سے دس ہزار ٹن بنولہ کا تیل ملک میں روغنیات کی قلت کے سبب درآمد ہو رہا ہے۔ کراچی میں سرسوں اور بنولے کے تیل کے نرخ میں خاطر خواہ کمی نہیں ہوئی ہے۔ گذشتہ ۴ ماہ کے اندر قیمتوں میں سو فی صد سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ جس کا پتہ مندرجہ ذیل گوشوارہ سے چل جائے گا۔

	بنولہ کا تیل اول درجہ	سرسوں کا تیل
موجودہ قیمت	۸۰/۹۰ روپیہ فی من	۷۳/۷۴ فی من
اگست ۱۹۵۴ء کا بھاؤ	۷۷/۷۸ "	۶۴/۶۵ "
مئی ۱۹۵۳ء کا بھاؤ	۶۶/۶۸ "	۶۳/۶۴ "
مارچ ۱۹۵۲ء کا بھاؤ	۳۸/۴۰ "	۳۷/۳۹ "

اگرچہ پاکستان تیل کے معاملہ میں خود کفیل ہے۔ اور ہندوستان و لنکا سے سرسوں اور کھوپرے کے تیل کی درآمد پر پابندی کے باوجود تیل کی قلت محسوس نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ پھر بھی منافع خوروں نے اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے مصنوعی طور پر قلت پیدا کی۔ اس کے لئے تاویلیں پیش کی گئیں۔ کہ ملک میں بنولہ کی پیداوار میں زبردست کمی ہوئی ہے۔ اور کوالٹی خراب ہونے کے سبب اس سے تیل بھی کم نکلتا ہے۔ جس کی بناء پر صنعت کاروں کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ابھی حال میں مشرقی بنگال میں سیلاب کے سبب یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ ملک کے اس خطہ میں قحط پڑے گا۔ لہٰذا تیل کے نرخوں میں مزید اضافہ ہوگا۔

بنولہ کی نئی فصل کے آغاز میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان باعث حیرت ہے۔ اس کے برعکس عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمت بری طرح گر رہی ہے۔

امریکہ ہندوستان اور چین بنولہ کا تیل مغربی یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ۱۱۸ تا ۱۲۳ پونڈ فی ٹن کی شرح سے فروخت کر رہے ہیں۔ پاکستانی روپیہ کی شرح میں اس تیل کی قیمت ۷۲۶ تا ۹۲۷ روپیہ فی ٹن ہوتی ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ ایک پونڈ کی سی۔ آئی۔ ایف قیمت ½۶ آنہ ہوئی۔ اس کے برخلاف پاکستانی بنولہ کے تیل کا نرخ ایک روپیہ فی پونڈ ہے۔

فی الحال کراچی میں کھوپرے کے تیل کی قیمت ۱۱۵ روپیہ فی من ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لنکا میں تیل کی قیمت میں جو زبردست تخفیف ہوئی ہے۔ اس کا یہاں کے نرخ پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ کولمبو سے جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں گذشتہ نو ماہ میں کھوپرے کے تیل کے نرخ میں ۵۰۰ روپے ہندوستانی فی ٹن تخفیف ہوئی ہے۔ اور موجودہ بھاؤ ۹۰۰ تا ایک ہزار روپیہ فی ٹن ہے۔ لنکا میں تیل کے نرخ کے گرنے کا سبب برطانیہ اور مغربی یورپ کو برآمدات میں زبردست کمی ہے۔

پاکستان میں کھوپرے کے تیل کی قیمت ۱۱۵ روپے فی من ہے جب کہ سیلون میں ۳۴ روپے فی من ہے۔ اگر پاکستانی سکوں کی شرح میں لنکا کے تیل کی قیمت کا اندازہ کیا جائے۔ تو نرخ ۴۹ روپے فی من ہو جاتا ہے۔ جو بہت ہی کم ہے۔ ......

....

پاکستان و جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ

تجارتی حلقوں میں یہ خبر بڑی تیزی سے گشت کر رہی ہے۔ کہ بہت جلد پاکستان و جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔ اس معاہدے کے مطابق جاپان، پاکستان سے ۲ لاکھ گانٹھ روئی اور ۹۰ ہزار ٹن پٹ سن خریدے گا۔ پاکستان اس کے عوض ۵ کروڑ روپیہ کا سوتی کپڑا اور ایک کروڑ روپیہ کا سوت اور ۵ لاکھ تکلے (mill spindles) اور دیگر مشینری جاپان سے خریدے گا۔ مجموعی طور پر ہر فریق ایک دوسرے سے ۲۵ کروڑ روپے کا سامان خریدے گا۔

روئی کی پیداوار میں اضافہ کی مہم

گذشتہ ہفتہ مرکزی کاٹن کمیٹی کے ستر ویں اجلاس میں دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ روئی کی پیداوار میں اضافہ کے سوال پر بھی غور کیا گیا۔ ملک میں روئی کی کھپت۔ صنعت پارچہ بافی کی ترقی کے سبب جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس کے پیش نظر روئی کی پیداوار جلد از جلد بڑھ جانے کی ضرورت ہے تاکہ برآمد کا حجم برقرار رہے۔ اور ملک کو بدستور زر مبادلہ حاصل ہوتا رہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ گھریلو صنعت کو بھی خام جنس کافی مقدار میں مہیا ہوتی رہے۔ کاٹن کمیٹی کے زیر نگرانی مختلف فارموں میں تجربے ہو چکے ہیں۔ لہٰذا قوی اُمید ہے۔ کہ ماضی میں جو قابل قدر تجربات حاصل ہوئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل کرنا بہت دشوار نہ ہوگا۔ آئندہ چند سالوں کے اندر پیداوار ۲۵ لاکھ گانٹھ ہونی چاہیئے۔ اگر آبپاشی کا مناسب انتظام ہوتا۔ تو اس مقصد کی حصول میں کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ مگر بھاکرا نہر کی تعمیر کے بعد صورت حال تبدیل ہو گئی ہے اور پاکستان کو پانی کی زبردست قلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں روئی کے رقبہ کاشت کو بڑھانے کے بجائے موجودہ زیر کاشت علاقہ میں پیداوار بڑھانے پر تمام تر زور صرف کرنا چاہیئے پاکستان میں فی ایکڑ روئی کی پیداوار بہت کم ہے۔ اور اس میں اضافہ کے کافی امکانات ہیں۔ بشرطیکہ کھاد، عمدہ قسم کے بیج اور بہتر طریق کاشتکاری کو استعمال کیا جائے۔

عمدہ قسم کی روئی .... کے سوال پر بھی کاٹن کمیٹی کے اجلاس میں غور ہوا۔ ہمارے خیال میں اس پروگرام پر عملدرآمد بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہمیں عمدہ قسم کی روئی مصر سے دستیاب ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس سال امریکہ سے بھی ایسی روئی ملنے والی ہے۔ اس وقت تمام تر توجہ موجودہ قسموں کی روئی کی پیداوار بڑھانے پر صرف کرنی چاہیئے۔ تاکہ برآمد برقرار رہے۔ اور گھریلو صنعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ہمیں ایک اور پہلو پر بھی غور کرنا ہے۔ گذشتہ دنوں سندھی زمینداروں کے ایک وفد نے حکومت کو ایک یادداشت پیش کی جس میں روئی پر موجودہ بحری ٹیکس اور برآمدی محصول میں تخفیف کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس یادداشت میں کہا گیا ہے۔ کہ زائد محصول عائد ہونے کے سبب کاشتکار کی آمدنی میں کافی کمی ہو گئی ہے۔ زمینداروں نے کہا ہے۔ کہ موجودہ حکمت عملی کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ روئی کے بجائے دوسری اجناس پیدا کرنے لگیں گے لہٰذا ضرورت ہے۔ کہ حکومت اس پہلو پر بھی غور کرے۔ اور کاشتکاروں اور تاجروں کو ضروری مراعات دے۔ تاکہ روئی کی کاشت اور تجارت کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

چوہدری محمد علی کا سفر

وزیر خزانہ چوہدری محمد علی ابھی حال ہی میں عالمی بنک کی سالانہ میٹنگ میں شرکت کرنے کی غرض سے اوٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ غالباً واشنگٹن ...... اور لندن بھی جائیں گے۔ ان جگہوں پر وہ غیر ملکی سرمایہ کو پاکستانی صنعت اور دیگر اقتصادی پروگراموں میں حصہ لینے کی دعوت دیں گے۔ وہ بھارت کے وزیر مالیات مسٹر دیش مکھ سے بھی ملیں گے۔ اور ان سے ان پاکستانی اثاثوں کی جو اب تک ہندوستان کے پاس ہیں۔ ادائیگی کی بات چیت کریں گے۔ امریکی اقتصادی امداد اور وزیر خزانہ کی مساعی جمیلہ کے پیش نظر یہ اُمید ہوئی ہے۔ کہ ملک میں اقتصادی استحکام قائم ہو جائے گا۔

۱۹۵۴-۵۵ء کے سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسٹم اور انکم ٹیکس سے سرکاری آمدنی نظر ثانی شدہ بجٹ کے تخمینہ سے بھی زائد رہی ہے۔ کسٹم کے محصول کا اندازہ ۴۰ کروڑ روپے کے برابر ہے۔ جب کہ ۱۹۵۳-۵۴ء کے نظر ثانی شدہ میزانیہ میں اس کا تخمینہ ۳۶ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے برابر تھا۔ انکم اور سیل ٹیکس کی آمدنی بھی ۱۹ کروڑ ۹۳ لاکھ کے برابر ہے۔ جو اصل تخمینہ سے دو کروڑ زائد ہے۔ اس کے برعکس حکومت نے اپنے اخراجات میں کچھ کمی کی ہے۔ اس سے ملک کی اقتصادی خوشحالی کا پتہ چلتا ہے۔

پانچسالہ سکیم تعلیمی قرضہ

جو احباب سکیم تعلیمی قرضہ میں روپیہ ارسال فرمائیں۔ وہ مہربانی کر کے الفاظ تعلیمی قرضہ نہ لکھا کریں۔ اس سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ الفاظ **سکیم تعلیمی قرضہ یا پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ** تحریر فرمایا کریں۔ سیکرٹری یان مال صاحبان خاص طور پر نوٹ فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

ملک مظفر الدین احمد جو ۱۹۴۶ء میں ڈاک بنگلہ کو نجیر میں اوورسیر تھے اور ۱۹۴۷ء میں ضلع گوجرانوالہ میں اوورسیر انسٹرکٹر رہ چکے ہیں۔ ان کے والد صاحب میں صوبیدار میجر تھے۔ ایک دوست کو ان کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے متعلق

تاحال پنجاب کی کئی سڑکیں آمدورفت کے ناقابل ہیں

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ پنجاب میں چناب راوی اور مختلف نالوں کے سیلابوں کے سلسلے میں بڑی بڑی سڑکوں کے متعلق حسب ذیل اطلاعات ملی ہیں:۔

جرنیلی سڑک (گرانڈ ٹرنک روڈ) کالا شاہ کاکو اور کامونکی کے نزدیک اٹھارھویں انیسویں اور اٹھائیسویں میل پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ لاہور ملتان کوئٹہ روڈ ۱۰۹، ۱۱۰ میل پر ۲۵ میل سے ۴۰ میل تک اور ۱۳۹ سے ۱۵۸ میل تک ٹوٹ جانے کی وجہ سے آمدورفت کے قابل نہیں ہے۔

فیروزپور روڈ آٹھویں اور ۲۵ ویں میل پر ٹوٹ جانے کی وجہ سے موٹروں وغیرہ کے لئے ناقابل استعمال ہے۔

پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان لاہور سرگودھا میانوالی روڈ زیر آب ہے۔ اور آمدورفت کے قابل نہیں ہے۔ شاہ پور سرگودھا اور خوشاب کے درمیان جو ٹکڑا ہے۔ اس کی مرمت ہوگئی ہے۔ اور اس پر آمدورفت جاری ہے۔ یہی سڑک شیخوپورہ کے راستے ۴ سے ۱۷ میل تک زیر آب ہے۔ اور پنڈی بھٹیاں اور بھگتانوالہ کا درمیانی ٹکڑا ٹوٹ جانے کی وجہ سے ناقابل آمدورفت ہے۔

گوجرانوالہ۔ حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں جھنگ روڈ کئی جگہ سے بہت بری طرح ٹوٹ گئی ہے۔ اور آمدورفت کے ناقابل ہے۔ یہی حالت بھوال چنیوٹ۔ عبد الحکیم سرائے سدھو کی دس میل پر ہے اور ڈھاک کھتا۔ سگراں روڈ جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چیچا وطنی بوریوالہ روڈ کی ۴ میل پر ہے۔ اور جھنگ ساہیوال روڈ ۲/۱ ۲ میل پر جو نزد جھنگ ہے اور قصور کھڈیاں دیپالپور روڈ پر ۴ میل پر نزد گنگن پور ہے۔

پتوکی ہالا روڈ بھی بند ہے۔ وزیر آباد سیالکوٹ روڈ بھی بند ہے۔ گکھڑ انوالہ ننکانہ صاحب روڈ کی بھی یہی حالت ہے۔ ٹھاکر کے لنک روڈ اور کوٹ رادھا کشن روڈ بھی بند ہے۔

درج ذیل سڑکیں مرمت کے بعد قابل آمدورفت ہوگئی ہیں:۔ لاہور۔ لائل پور براستہ بلوکی (بھاری گاڑیوں کے لئے) خوشاب مظفر گڑھ روڈ۔ شاہ کوٹ۔ فیروزپور روڈ۔ جھنگ کبیر والا روڈ۔ ڈسکہ سیالکوٹ روڈ اور سیالکوٹ پسرور روڈ۔

اب گوجرانوالہ سے سیالکوٹ براستہ ڈسکہ پسرور تک آمدورفت ہوسکتی ہے۔ نارووال اور قلعہ سوبھا سنگھ کے درمیان بھی آمدورفت ہوسکتی ہے۔

روس نے ایران کو ۱۱ ٹن سونا دینا منظور کرلیا

تہران۔ ۳۰ ستمبر۔ ایرانی وزیر خارجہ مسٹر عبد اللہ انتظام نے آج مجلس کی امور خارجہ کمیٹی کو بتایا۔ کہ روس ایران کو گیارہ ٹن سونا دینے پر رضامند ہوگیا ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم کے مصارف کے سلسلے میں روس کے ذمے واجب الادا تھا۔

ایران اور روس کے نمائندے ایک معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ جو تیل کے معاہدے کی توثیق کے بعد مجلس میں پیش کردیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ معاہدے کی تکمیل کے بعد چار ماہ کے اندر سونا ایران پہونچا دیا جائے گا۔ یہ معاوضہ جنگ کے دوران میں طے کئے جانے والے معاہدے کی بنا پر ادا کیا جارہا ہے۔ جس کے تحت روسی فوجوں نے شمالی ایران پر قبضہ کرلیا تھا۔

ملتان میں سیلاب کا خطرہ

ملتان۔ ۳۰ ستمبر۔ ملتان کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آج ان علاقوں کا معائنہ کیا۔ جنہیں سیلابوں سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ خطرے کے سدباب کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کرلی گئی ہیں۔ خطرناک مقامات پر گشتی جماعتیں مقرر کردی گئی ہیں۔ تاکہ چوبیس گھنٹے نگرانی جاری رکھی جاسکے۔ ضلع بھر میں اعلان کردیا گیا ہے کہ خطرے کا الارم بجتے ہی اناج وغیرہ محفوظ کرلیا جائے۔

امریکہ کے لئے ترکیہ کی برآمدات میں اضافہ

انقرہ۔ ۲۹ ستمبر۔ ترکی کی وزارت اقتصادیات اور تجارت نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان کے مطابق امریکہ کے لئے ترکیہ کی برآمدات میں برابر اضافہ ہورہا ہے۔ وزارت تجارت کے اعلان کے مطابق برآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ مصنوعات کا معیاری ہونا، تجارتی نظام کا بہتر ہوجانا۔ اور پیکنگ کے طریقوں کا ترقی کرجانا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال ترکیہ نے ۷ کروڑ ۹۳ لاکھ ۱۵ ہزار ۴۳ سو ۴۲ ڈالر کی مصنوعات امریکہ کو بھیجی تھیں جو ۱۹۵۲ء کی برآمدات سے ۶۵ء۱۴ فی صدی زیادہ تھیں۔

بھارت میں حکام کی چشم پوشی فرقہ وارفسادات ابھڑکانے کی موجب ہے

نئی دہلی ۳۰ ستمبر:۔ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی مجلس کا جو اجلاس ۵ ستمبر سے ۱۱ ستمبر تک ہوا تھا۔ اس نے فرقہ وارانہ فسادات سے متعلق ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں یہ کہا گیا ہے۔ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، ان فرقہ وارانہ ہنگاموں کو تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے۔ جو گذشتہ چند ماہ کی مدت میں ملک کے مختلف مقامات پر از سر نو برپا ہوئے ہیں۔ اگرچہ ان ہنگاموں کے دوران میں دونوں فرقوں کے عوام علیحدہ رہتے ہیں۔ اور انہوں نے ان میں شرکت نہیں کی۔ لیکن منظم فرقہ وار گروہوں اور جماعتوں کی رہنمائی میں اور مقامی حکام کی چشم پوشی اور بالواسطہ ہمت افزائی کی بدولت مخصوص طبقوں نے دکانوں اور بستیوں کو آگ لگائی۔ انہیں لوٹا اور اقلیت والے فرقہ کے خلاف اس قدر تشدد کا مظاہرہ کیا کہ اس کی وجہ سے کچھ جانیں بھی ضائع ہوئیں

بیتاں (چین) کے باشندوں کو تیار رہنے کا حکم

رنگون۔ ۳۰ ستمبر۔ شمال مغربی برما کے ایک مقام بھامو سے موصول ہونے والی ایک خبر کے بموجب چین کے صوبہ یتیان کے لوگوں کو حکومت کی طرف سے یہ ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ اشیاء خوردنی کا ذخیرہ کرکے جنگی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بھامو چینی سرحد سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

* واشنگٹن۔ ۳۰ ستمبر۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے بورڈ آف گورنرز نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں افغانستان کی درخواست رکنیت کو منظور کرلیا گیا ہے۔

---

۴ کی مخالفت کررہے ہیں۔ لیکن حکومت پاکستان نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔ وزارت دفاع کے ایک ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ بھارتی اخبارات کا جھوٹ ہے۔

صدر بھارت دیوتاؤں کو منانے کی رسم میں شریک ہونگے

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر کو ہردوار کے مقام پر گنگا کے کنارے سینکڑوں سادھوؤں کی طرف سے یگیہ کی آگ جلائی جائیگی تاکہ امن عالم کے لئے دعائیں کی جائیں۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد بھی اس اجتماع میں شریک ہوں گے

یوپی کے گورنر مسٹر کے ایم منشی اور وزیر اعلیٰ مسٹر جی۔ بی پنٹ بھی شرکت کریں گے واضح رہے یگ دیوتاؤں کو منانے کے لئے ایک قدیم بھارتی رسم ہے۔

گوا میں کوئی پاکستانی سپاہی موجود نہیں ہے

کراچی۔ ۳۰ ستمبر۔ پاکستان کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے اس الزام کی پر زور تردید کی ہے۔ کہ پاکستانی سپاہی گوا میں مقیم ہیں جس کی اطلاع بعض ہندوستانی اخبارات میں دی گئی ہے اس خبر کو "قطعی دروغ بافی" سے تعبیر کرتے ہوئے ترجمان مذکور نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ ہندوستانی اخبارات نے اس قسم کی بے بنیاد اور مکروہ خبریں ایک ایسے معاملہ میں پاکستان کے متعلق دی ہیں۔ جس کا تعلق ان کے اپنے ملک اور پرتگال سے ہے۔

یاد رہے کہ پچھلے دنوں بھارتی اخبارات نے خواہ مخواہ شور کردیا تھا کہ گوا میں پاکستانی سپاہی موجود ہیں۔ جو در پردہ بھارتی حکومت ۴

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تیج گاؤں کے سیلاب زدہ علاقے میں جماعت احمدیہ کا امدادی کام

پانچ سو افراد کے ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے اور ڈیڑھ صد افراد کو روزانہ دودھ اور ادویہ وغیرہ مہیا کی جاتی رہیں

تیج گاؤں بذریعہ ڈاک مبلغ سلسلہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب مقیم تیج گاؤں اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیلاب زدہ علاقے میں ریلیف کا کام بدستور جاری ہے۔ ۶ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک کے عرصہ میں جماعت کے کارکنوں نے قریباً پانچ صد افراد کو کالرا کا ٹیکہ لگایا۔ نیز باقاعدہ ایک مرکز قائم کر کے وہاں سے روزانہ ڈیڑھ صد افراد کو دودھ ادویہ اور دیگر ضروری اشیاء مہیا کی جاتی رہیں۔ علاوہ ازیں جماعت کی امدادی پارٹی نے میرپور یونین کے پندرہ میل کے علاقے میں پیدل اور کشتی وغیرہ کے ذریعہ سفر کر کے قریباً ۱۸ دیہات میں لوگوں کے ہیضے کے ٹیکے لگائے۔ اور ان میں دودھ کپڑے اور دوائیں وغیرہ تقسیم کیں۔ مقامی دوستوں میں سے جن احباب نے ریلیف کے کام میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ جناب وحید الزمان صاحب رشید الزمان صاحب چاند میاں صاحب۔ عبد المنان صاحب۔ ناظم خان صاحب کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی طرح روٹری کلب ڈھاکہ نے بھی ریلیف کے کام میں جماعت کے ساتھ پوری طرح تعاون کیا۔ ان کے کارکن بھی احباب جماعت کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

دہلی اسمبلی نے ہندی کو سرکاری زبان بنانے کی قرارداد مسترد کر دی

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ کل دہلی اسٹیٹ اسمبلی نے ہندی زبان کو دلی اسٹیٹ کی سرکاری زبان سے متعلق ایک بل کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا۔ اس بل کو جن سنگھی ممبر مسٹر ضیا ماچرن نے پیش کیا تھا۔ بل کی مخالفت میں تیرہ اور اس کی موافقت میں صرف تین ووٹ آئے۔

وزیر ترقیات مسٹر گوپی ناتھ امن نے اپنی تقریر میں اردو اور ہندی کے تنازعہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ملک کی تقسیم نے اردو کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے اس ذہنیت کا ذکر کیا کہ چونکہ اردو پاکستان کی زبان بن چکی ہے۔ اس لئے ہندی کو ہندوستان کی زبان ہونا چاہیئے۔ مسٹر امن نے کہا۔ کہ دہلی تقریباً ایک سو پندرہ برس سے اردو کا گہوارہ رہی ہے۔ یہیں اس کا جنم ہوا۔ اور یہیں وہ پلی بڑھی۔ یہ تقسیم کا اثر ہے کہ اردو کو آج دلی کی زبان نہیں کہا جاتا۔ آپ نے بتایا۔ کہ آج بھی دہلی میں جتنی تعداد میں اردو اخبارات نکلتے ہیں۔ اتنی تعداد میں ہندی کے نہیں نکلتے۔ آپ نے کہا ایسی حرکات سے اردو زبان کو ہرگز ختم نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر ایٹلی کے بیان پر سینیٹر نولینڈ کی نکتہ چینی

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ مشہور امریکی سینیٹر مسٹر نولینڈ نے برطانوی لیبر لیڈر مسٹر ایٹلی کے اس بیان پر نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ فارموسا کمیونسٹ چین کے حوالے کر دیا جائے۔ سینیٹر نولینڈ نے کہا۔ کہ اگر ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی جاتی تو بہتر ہوتا۔

فرانس ہند چینی میں اپنی فوجیں رکھے گا

پیرس ۳۰ ستمبر۔ امریکہ اور فرانس کے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فرانس مزید دو سال تک ہند چینی میں اپنی فوجیں رکھے گا۔ اور امریکہ ان فوجوں کے اخراجات ادا کرنے پر رضامند ہوگیا ہے۔

منیلا کانفرنس کی وجہ سے جنگ کا امکان اور بڑھ گیا ہے

پنڈت نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ سیٹو سے بجائے اس کے کہ اس علاقہ کو تقویت ملے۔ بدگمانی اور بے چینی پیدا ہوئی۔ پنڈت نہرو نے بین الاقوامی صورت حالات پر بحث شروع کرتے ہوئے کہے۔ پنڈت نہرو نے ایک گھنٹہ تک سیٹو کے سوال پر اور اس کے بعد اقوام متحدہ میں چین کی شرکت و دوسرے مسائل پر بحث کی۔

وزیر اعظم نے اس قسم کے معاہدوں کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر زیادہ زور دیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جنیوا کانفرنس کی مثال دی۔ کہ گفت و شنید کے باعث ہند چینی میں جنگ بند ہوئی۔ سالہا سال کے بعد اب یہ موقعہ آیا ہے کہ دنیا میں کہیں جنگ نہیں ہو رہی یہ بتاتے ہوئے۔ کہ ہندوستان نے منیلا کانفرنس میں شرکت کی دعوت اس لئے نہیں منظور کی۔ کہ اس سے ہند چینی میں اس کی پوزیشن پر اثر پڑتا۔ وزیر اعظم نے پوچھا۔ کہ آخر جنیوا کانفرنس کے بعد ہی منیلا کانفرنس کا انعقاد کیوں عمل میں آیا۔

پنڈت نہرو نے اس بات پر افسوس کیا کہ جنیوا کانفرنس سے جو اچھی فضا پیدا ہوئی تھی اس کو کسی حد تک منیلا کانفرنس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس سے شکوک اور کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ وزیر اعظم نے سیٹو سے متعلق ساری روش کو ایشیائی ممالک کے نقطۂ نظر سے نہ صرف غلط بلکہ خطرناک قرار دیا۔ اور خدشہ ظاہر کیا۔ کہ اس سے لڑائی کا امکان اور بڑھ جائے گا۔ آپ نے کہا۔ اس سے مشرقی ایشیا کے لوگ بجائے سلامتی کے اپنے لئے خطرہ محسوس کرنے لگے ہیں۔

پاکستان میل اور کوئٹہ میل کے نام تبدیل کر دیئے گئے

لاہور ۳۰ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میل اور کوئٹہ میل کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب ۱ اپ اور ۲ ڈاؤن پاکستان میل کا نام خیبر میل اور ۳ اپ اور ۴ ڈاؤن کوئٹہ میل کا نام بولان میل رکھا گیا ہے۔

جاوا میں اس سال ۲۳ سو اشخاص کو ہلاک کیا گیا

جاکرتا ۳۰ ستمبر۔ مغربی جاوا کے دہشت پسندوں نے اس سال اب تک ۲۳۰۰ اشخاص کو ہلاک کیا ہے۔ یہ اطلاع آج انڈونیشیا کے وزیر اطلاعات نے دی۔ گذشتہ سال انہوں نے چار ہزار تین سو اشخاص کو ہلاک کیا تھا۔

لاہور ۳۰ ستمبر۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۲ اور کم سے کم ۷۴۸ رہا

انڈونیشیا نے ہندوستان کے ساتھ کوئی غیر جارحانہ معاہدہ نہیں کیا

جاکرتا ۳۰ ستمبر۔ انڈونیشیا کے ادیبین تائب صدر ڈاکٹر وو نگسو نیگرو نے ایک ملاقات میں بیان کیا کہ انڈونیشیا نے چین اور ہندوستان کے ساتھ کوئی غیر جارحانہ معاہدہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی سے غیر جارحانہ معاہدہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم انڈونیشیا ڈاکٹر علی ساستروامی جوجو کے دورۂ بھارت کے بعد یہاں یہ افواہ مشہور ہو گئی تھی۔ کہ وزیر اعظم مذکور نے بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نہرو کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کے سوال پر تبادلہ خیالات کیا ہے۔